AbdulMannan assistant professor G.T. urdu depart C.M.j.college Khutuna Madhubani  mobile no.9801015716 email abdulmannan12200@gmail .com  
date  8/8/2020 part 3  
Topic Eqbal ki nazam saqi nama ka tanqidi jaiza  
  
اقبال  (1877  1938)اردو کے عظیم شاعر ھیں وہ قومین وملی شاعر ھیں وہ بیک وقت شاعر ,حکیم ,مفکر ,فلسفی ,رہبر قوم سب کچھ ھیں وہ شاعر اسلام بھی ھیں انھوں نے اردو شاعری میں فلک بوس عمارت قاءم کی ۔انکی شاہکار تصنیفوں میں بانگ درا,بال جبریل, ضرب کلیم اور ارمغان حجاز بہت مشہور ہوۓ انکے فن کی بنیاد عشق ,عقل اور خودی پر ھے  
  
,,ساقی نامہ اقبال کی شاہکار نظم ھے جس میں اقبال نے عشق,عقل,اور خودی کے فلسفے کو بڑے اچھے انداز میں سلجھایا ھے اور خودی کی جتنی بھی تفصيل اس میں ملتی ھے شاید کسی نظم میں نہ ملےگی یہ نظم سات بندوں پر ھے  
  
پہلے بند    میں شاعر نے کہتسانی علاقے کا منظر کھینچا ھے یہاں کی تند فضا میں سرور ھے جس سے چڑیاں اپنے گھوسلے سے نکل کر لطف لیتی ھیں یہاں کی ندی بھی اچھلتی لچکتی ہوئ پتھروں کو چیڑتی ہوئ بہتی ھے اس مست فضاؤں میں شاعر ایسی شراب کا خوابوں میں جو زندگی میں روشن ضمیری پیدا کرے جو روز ازل کو ظاہر کرتے ھیں جو مستئ کاءنات کو اجاگر کرتے ھیں اس مستئ شراب میں شاعر ساقی سے مخاطب ہو کر یوں کہتے ھیں ملاحظہ ہوں  
  
اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے  
لڑادے ممولے کو شہبازسے  
  
دوسرے بند میں شاعر کو تبدیلی  شدہ سمجھتے ھیں اور یہاں کی ہر چیز میں تبدیلی کا منظر دیکھتے ھے وہ کہتے ھیں کہ ہر ویرانی چیز اس وقت ذلیل و خار ھے یہاں تک کہ میر و سلطان سے زمین بیزار ھے دنیا کی ہر بدلتی چیز پر شاعر حیران ھے حالات حاضرہ یعنی 1917روسی انقلاب پر نظر آتا ھے شرمایا داری ختم ہو رہی ھے مزدوروں کی حکومت ہو رہی ھے شاعر کے خیالات سیلاب کی طرح امڈ رہے ھیں رویت ہر جدیدت قبضہ جما رہی ھے مگر مسلمان روایت میں کھوۓ ہوۓ ھیں بقول شاعر فرماتے ھیں  
  
یہ حقیقت  خرافات میں کھوگئ  
یہ امت روایات میں کھوگئ  
  
بجھی عشق کی آگ اندھیر ھے  
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیڑ ھے  
  
تیسرے بند میں   شاعر عشق کا جام پلا کر مسلمان کو گردش میں لانا چاہتا ھے دل کھول کر شاعر ساقی سے اپنی باتیں پر جوش انداز میں بیان کرتے جزبات اس قدر غلب ہو جاتا ھے کہ اس میں اپنی شخصیت کو بھی نمایاں کرلیتے ھیں ان کی نگاہیں اور تخیلات میں وہ بلندی پیدا ہو جاتی ھے جہاں عام انسانوں کی نظر اور نگاہیں نہیں پہنچ پاتیں  اس کی تصديق میں چند اشعار ملاحظہ ہوں  
  
شراب کہن پھر پلا ساقیا  
وہی جام گردش میں لا ساقیا  
  
مجھے عشق کا پر لگا کر اڑا  
مری خاک جگنو بنا کر اڑا  
  
چھوتھے بند میں شاعر زندگی کو دمادم رواں سمجھتے ھیں اور ہر شۓ سے خوف اور بیزاری ظاہر ہوتی ھے تمام چیزوں پر خدا کی قدرت نظر آتی ھے وہ فرماتے ھیں  
  
اسی کے بیاباں اسی کے ببول  
اسی کے ھیں کانٹے اسی کے ھیں پھول  
  
حاصل کالام یہ ھے کہ بیان میں جوش اور بلند آہنگی ھے  الفاظ میں سان و شوکت ھے جوبات دل سے نکلتی ھے اثر رکھتی ھے یہی اس کی امتیازی خوبی ھے